

## کلام نبویؐ کی کرنیں

مولانا عبدالمالک

حضرت انسؓ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مشرکین سے جہاد کرو اپنے مالوں، اپنی جانوں اور اپنی زبانوں سے۔ (ابوداؤد، نسائی، دارمی)

جہاد دین کی سر بلندی اور کفر و شرک کی پسپائی کے لیے پوری قوت صرف کر دینے اور تمام وسائل خرچ کر دینے کا نام ہے۔ وسائل میں بال بھی ہے، جانیں اور زبان بھی ہے۔ زبان کے ذریعے کفر و شرک کو علی میدان میں شکست دینا ہے۔ علمی میدان میں شکست دیے بغیر حکومت، عدالت، تجارت، سیاست، معاشرت اور میہشت کسی بھی میدان میں شکست دینا ممکن نہیں ہے۔ زبان کے ذریعے جو علی جہاد ہے، اس میں قلم و قرطاس اور لٹر پر بھی شامل ہے۔ ہفت روزہ، ماہوار اور روزانہ کی طرح پر رسائل و جرائد اور میڈیا میں کفر و شرک کو شکست دینا لازم ہے اور یہ بڑا جہاد ہے کہ ہر قسم کے جہاد کی کامیابی اس جہاد میں کامیابی پر موقوف ہے۔ جو لوگ اس میدان میں جہاد کر رہے ہیں ان کے ساتھ ہر قسم کا تعاون کرنا جہاد فی سبیل اللہ میں تعاون کرنا ہے۔ آج کے زمانے میں ہم اس میدان میں پیچھے ہیں۔ کل گذشتہ میں ہم نے اپنے اسلاف کے ذریعے سو شلزم، کیونزم اور سیکلرزم کو اس میدان میں شکست دی ہے۔ آج سرمایہ دارانہ نظام کی شکست باقی ہے۔ اس کی بھی بیانات کو کھلی ہو جکی ہیں۔ دنیا نے سودی نظام کی پلاکتیں اور تباہیاں دیکھ لی ہیں۔ اب وہ کسی اور نظام کی متلاشی ہے۔ اسلام کے علم برداروں کے لیے سہری موقع ہے کہ وہ آگے بڑھیں اور اسلامی نظام کی برکات دنیا پر واسطہ کریں۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ مسلمان ممالک میں انقلاب اسلامی برپا ہو۔ مسلمانوں کو اس کی برکات ملیں۔ وہ عدل و انصاف اور خوش حالی کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کریں۔

○

عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو آنکھیں ایسی ہیں

ماہنامہ عالمی ترجمان القرآن، دسمبر ۲۰۱۳ء

کہ ان کو آگ نہیں چھوئے گی۔ ایک وہ آنکھ جس نے اللہ کی خشیت سے روتے ہوئے رات گزاری اور دوسرا وہ آنکھ جو اللہ کی راہ میں رات کو پہرہ دیتی رہی۔ (تمذی)

یہ دونوں خوش قسمت اللہ تعالیٰ سے اپنے تعلق کو مضبوط کرنے اور اس کا قرب حاصل کرنے کے لیے بیدار رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی خشیت آدمی کو ہر قسم کے گناہوں سے بچاتی ہے اور اللہ کی راہ میں رات کو پہرہ دینا اسلام کو غالب کر دینے کا ذریعہ ہے، اور اسلام کو غالب کر دینا اللہ تعالیٰ کو انتہائی محبوب ہے۔ اس لیے جو آدمی اللہ تعالیٰ کے محبوب نظام کو غالب کر دینے میں راتوں کو جاگے گا، ہکایف برداشت کرے گا تو وہ بھی اللہ تعالیٰ کو محبوب ہو گا۔ جس طرح راتوں کو پہرہ دینا اور ہکایف برداشت کرنا اللہ تعالیٰ کی محبوسیت کا ذریعہ ہے، اسی طرح کسی بھی شکل میں دن ہو یا رات، سردی ہو یا گری جو آدمی اللہ تعالیٰ کے دین کو سنبھال کرنے میں صرف عمل ہو گا وہ اللہ تعالیٰ کو محبوب ہو گا۔ دعوت و تلخ، تعلیم و تربیت اور درس و تدریس ہر ایک کام کی بڑی فضیلت اور درجہ ہے اور احادیث میں اس کا تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے۔ آدمی جس میدان میں بھی خدمات سرجنامہ میں لے کے وہ اللہ کے ہاں مقام اور مرتبہ حاصل کرنے میں کامیابی سے ہمکنار ہو جائے گا بشرطیکہ اخلاص و لہیت کے ساتھ اس کام کو کیا ہو، ریا، محمود و ملائیش کی غرض نہ ہو۔

## ○

حضرت عبد اللہ بن جبیشؓ سے روایت ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا: کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ آپؐ نے فرمایا: لمبا قیام، یعنی نماز میں زیادہ دیر کھڑے رہنا اور قراءت کرتے رہنا۔ پھر کہا گیا کون سا صدقہ افضل ہے؟ آپؐ نے فرمایا: فقیر آدمی کا مشقت اٹھا کر صدقہ کرنا۔ کہا گیا: کون سی ہجرت افضل ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ان چیزوں سے ہجرت کرنا (یعنی ان چیزوں کو چھوڑ دینا) جن کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے۔ پھر پوچھا گیا: کون سا جہاد افضل ہے؟ آپؐ نے فرمایا: جس نے مشرکوں سے اپنے مال اور جان سے جہاد کیا۔ پھر پوچھا گیا: کون سا قتل سب سے افضل ہے؟ آپؐ نے فرمایا: جس کا خون گرا دیا گیا اور اس کا عمدہ گھوڑا بھی مار دیا گیا۔ (ابوداؤد)

نماز، صدقہ، ہجرت، جہاد اور شہادت تمام عبادات اپنے دائرے میں افضل ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تمام کی فضیلت اور نوعیت بیان فرمادی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی راتوں کو اس

قدرتیلی قیام کیا کہ آپؐ کے قدموں پر ورم آگیا اور صدقہ کا ایسا نمونہ پیش فرمایا کہ خود پیٹ پر پتھر باندھے اور اپنے صحابہ کرامؐ کو کھانا کھلایا۔ صحابہ کرامؐ نے بھی مہمانوں کو کھانا کھلایا اور خود بھوکے رات گزاری اور اپنے بچوں کو بھی بھوکار کھا۔ ہجرت اور جہاد میں اپنی جانیں اتنی کھا دیں کہ اللہ کے دین کو غالب کر دیا۔ ان کا جہاد اور شہادتیں تمام جہادوں اور شہادوں سے بلند درجہ پا گئے۔

○

حضرت ابوالک اشعریؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سن: جو شخص اللہ کی راہ میں نکلا اور فوت ہو گیا، یا قتل کر دیا گیا، یا اس کے گھوڑے اور اونٹ نے اُسے گرا دیا اور اس کی گردون کو توڑ دیا، یا اسے سانپ نے کاٹ لیا اور وہ فوت ہو گیا، یا وہ اپنے بستر پر لیٹا ہوا اللہ کی مشیت سے فوت ہو گیا، جیسی موت اللہ تعالیٰ نے دینا چاہی دے دی تو وہ شہید ہے اور اس کے لیے جنت ہے۔۔۔ (ابوداؤد)

جو لوگ جہاد کے لیے نکلے، دین کی سر بلندی کے کام میں لگ گئے، انھیں جس طرح سے بھی موت آئے ان کی موت شہادت کی موت ہے۔ دعوت و تبلیغ کے لیے، تحریک کے کام کے لیے، کسی پروگرام کی دعوت کے لیے لکھنے والے، جن کو بھی موت آجائے، کسی طرح سے وہ فوت ہو جائیں وہ تمام شہید ہیں کہ انہوں نے اپنی جان اللہ کی راہ میں دے دی۔ کتنے خوش قسمت ہیں وہ جو دین کی کسی بھی طرح کی خدمت سر انجام دے رہے ہیں کہ ان کی موت شہادت کی موت شمار ہوگی!

○

حضرت ابوالمامہؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جہادی مہم پر نکلے تو ایک آدمی ایک غار کے پاس سے گزر جس میں کچھ پانی اور سبزہ تھا۔ اس نے سوچا کہ یہاں قیام کر لے اور دنیا سے الگ ہو جائے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی اجازت طلب کی تو رسول اللہ نے فرمایا: مجھے یہودیت اور نصرانیت کے ساتھ نہیں بھیجا گیا بلکہ آسان دین حنفی کے ساتھ بھیجا گیا ہے۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں محمدؐ کی جان ہے! صحیح کے وقت تھوڑی دیر کے لیے اللہ کی راہ میں نکلنا اور شام کے وقت تھوڑی دیر کے لیے اللہ کی راہ میں نکلنا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ اور تم میں سے ایک آدمی کا جہاد فی سبیل اللہ کی صفائی میں کھڑے ہونا

## ۶۰ سال کی نماز سے افضل ہے۔ (مسند احمد)

یہود و نصاریٰ نے دین میں تحریف کر کے یہودیت اور نصرانیت ایجاد کی اور نفس گئی کو دین قرار دیا۔ غاروں میں بیٹھ جانا، اپنے نفس کو اذیت دینا اور کھانے پینے اور لباس، شادی جیسی راتوں سے دُور رہنے کو دین بنا دیا، جس کے نتیجے میں ٹکلیفیں اٹھانے کے ساتھ ساتھ گناہوں میں بنتا ہو گئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تمام گمراہیوں کا خاتمہ فرمایا اور انھیں آسان دین دے دیا، جس میں انسان اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر لے اور اسے ایسی مشقت بھی نہ اٹھانی پڑے جو بشری تقاضوں سے متصاد ہو۔ اس سے آسان نسخہ اور کیا ہو سکتا ہے کہ صبح و شام ہجڑا سا وقت اللہ تعالیٰ کے دین کی سر بلندی میں صرف کیا جائے اور ایک رات جہادی صفائی میں گزاری جائے، لیکن ثواب ۶۰ سال کی نماز سے بھی بڑھ جائے۔ اسلامی تحریکات، دعوت دین کے اس عظیم کام کو پورے جوش اور دلوں سے لے کر آگے بڑھیں، اپنے درجات بڑھائیں۔ یہودیت اور نصرانیت تخلیک کھا بھی میں لیکن ان کے نام لیوا سیکلر حکمران دنیا میں مسلمانوں سے انتقام لے رہے ہیں۔ ان کے اقتدار کو ختم کرنے کے لیے، جہاد فی سبیل اللہ کی صفوں کو مضبوط اور مستحکم کریں اور منظم جدوجہد کے ذریعے ان کے منصوبوں کو ناکام بنا دیں۔

○

حضرت صحیبؓ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان تشریف فرماتھے کہ ہنس پڑے۔ پھر آپ نے فرمایا: تم لوگ پوچھتے نہیں کہ میں کیوں ہنس پڑا؟ صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کیوں ہنس پڑے؟ آپ نے فرمایا: میں مومن کی خوش قسمتی کا تصور کر کے ہنس پڑا۔ مومن کو خوشی حاصل ہوتی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے تو اس پر اسے اجر ملتا ہے۔ مومن کو تکلیف پہنچتی ہے تو وہ صبر کرتا ہے تو اس پر اسے اجر ملتا ہے۔ مومن کی ہر حالت اچھی ہے۔ مومن کے علاوہ کوئی دوسرا ایسا نہیں ہے کہ اس کی ہر حالت اچھی ہو۔ (مسند احمد)

ایمان اصل دولت ہے۔ ایمان جس قدر کامل ہوگا اسی تدر آدمی کی خوش قسمتی میں اضافہ ہو گا۔ لوگ اپنا بیک بیلس بڑھانے میں لگے رہتے ہیں اور اس کو اپنی خوش قسمتی سمجھتے ہیں۔ جو جتنا زیادہ مال دار ہے اپنے آپ کو اتنا ہی خوش قسمت سمجھتا ہے لیکن اصل خوش قسمتی یہ ہے کہ آدمی ایمان کے تقاضوں کو پورا کرے، فرائض کو ادا کرے اور مکرات سے بچے۔ اس کے ساتھ اگر حلال دولت بھی کماتا ہے تو اس پر بھی اجر ہے اور اگر حلال دولت کمانے میں زیادہ کامیابی نہیں ہوتی تب بھی اس کے لیے کوشش

پر اجر ہے۔ وہ نیکیاں کمارہا ہے اور اجر پارہا ہے۔ دن کے ۲۳ گھنٹے اس کی کمائی جاری ہے۔ اس سے بڑھ کر خوش قسمتی اور کیا ہو سکتی ہے کہ دنیا میں اطمینان ہو اور آخرت میں جنت الفردوس ٹھکانا ہو۔

---

